السلام علیکم

محترم و مکرم صدر مفتی صاحب دامت برکاتہم امید ہے مجاز گرامی بعافیت ہونگے بندہ کی حضرت سیدی و مرشدی و مولائی مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم سے درجہ ذیل مسئلہ میں بات ہوئی تھی :

بیوی کو تفویض طلاق ثلاثہ دینے کے بعد شوہر کا حق طلاق باقی رہے گا یا نہی؟

اگر شوہر کے کچھ وقت بعد طلاق دینے کا خطرہ ہو تو تفویض بیوی حاصل کر کے اپنے آپ کو محفوظ نہی کر سکتی۔ جب کہ تفویض تملیک ہے اور تملیک سے ملک ختم نہی ہو گی؟؟

یا اس کی کوئی اور شکل

اکثر یہ مسئلہ برطانیہ کی لڈکیوں کے ساتھ پیش آتا ہے کہ لڑکے شہریت حاصل کرنے کے بعد طلاق دیکر دوسری خوبصورت لڑکیوں سے شادی کر لیتے ہیں۔

بندہ کے اس سوال پر حضرت مفتی محمود صاحب کا جواب: مجھے یاد پڑتا ہے کہ دارالافتاء میں اس کی تحقیق ہوئی تھی وہ دارالافتاء سے منگوالیا جائے

مذکورہ تحقیقی فتوی ارسال فرما کر شکریہ کا موقع انیات فرمائے

اور البیک چکن کے بارے میں بھی دار الافتاء کی تقیق جاری تھی اگر اس پر بھی کوئی فتوی جاری ہوا ہو وہ بھی ارسال فرمائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ تفویضِ طلاق کو جو فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم نے "تملیک" قرار دیا ہے تو اس "تملیک" کے معنی حضراتِ فقہاء نے یہ بیان کئے ہیں کہ تملیکاً طلاق کا اختیار دینے کے بعد شوہر کا اس سے رجوع کرنا یعنی طلاق کا اختیار واپس لینا درست نہیں ہوگا، اس لئے کہ شوہر دوسرے شخص کو اس اختیار کا مالک بنا چکا ہوتا ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خود شوہر کا طلاق دینے کا اختیار دوسرے کو تملیکاً طلاق کا اختیار دینے کی وجہ سے ختم ہو جائے گا، بلکہ بیوی کو طلاق تفویض کرنے کے باوجود شوہر کا اختیار باقی رہے گا۔

لما فی رد المحتار – (۳/۳۱۷)

(قوله فيصير تمليكا) فلا يملك الرجوع لأنه فوض الأمر إلى رأيه.

وفی بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية – (۳ / ۱۱۳)

أما بيان صفته فهو أنه لازم من جانب الزوج حتى لا يملك الرجوع عنه ولا نهي المرأة عما جعل إليها ولا فسخ ذلك؛ لأنه ملكها الطلاق ومن ملك غيره شيئا فقد زالت ولايته من الملك فلا يملك إبطاله بالرجوع والنهي والفسخ بخلاف البيع فإن الإيجاب من البائع ليس بتمليك، بل هو أحد ركني البيع فاحتمل الرجوع عنه ولأن الطلاق بعد وجوده لا يحتمل الرجوع والفسخ فكذا بعد إيجابه بخلاف البيع فإنه يحتمل الفسخ بعد تمامه فيحتمل الفسخ والرجوع بعد إيجابه أيضا؛ ولأن هذا النوع من التمليك فيه معنى التعليق فلا يحتمل الرجوع عنه والفسخ كسائر التعليقات المطلقة بخلاف البيع فإنه ليس فيه معنى التعليق رأسا

جہاں تک سوال میں ذکر کردہ مشکل کا تعلق ہے تو جن لڑکوں کے بارے میں یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ وہ محض شہریت کے حصول کے لئے نکاح کر رہے ہیں، اور ان کی نیت یہ ہے کہ اپنا مقصد پورا ہو جانے کے بعد وہ رشتہ ازدواج کو ختم کر دینگے تو ان سے نکاح کرنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ اس طرح محض شہریت کے حصول کے لئے نکاح کو استعمال کرنا نکاح کے شرعی مصالح اور مقاصد کے خلاف ہے۔

لما فی بحوث فی قضايا فقهية معاصرة: ۱/۳٤۲

النكاح بإضمار نية الفرقة:

...وإن إضمار نية الفرقة منذ أول الأمر ينافي هذا المقصود، فلا يخلو من كراهة ديانة، فلا يصار إليه إلا عند ضرورة من شدة الشبق، فراراً من الزنىٰ الحرام.

(جاری ہے۔۔۔)

(۲)۔۔۔"البیک چکن" کا مسئلہ تاحال دار الافتاء میں زیرِ غور ہے، اب تک اس بارے میں حتمی فتویٰ جاری نہیں ہوا ہے، آپ اگر چاہیں تو کچھ عرصہ بعد دوبارہ رابطہ کر کے معلومات حاصل کر لیں۔

البتہ مشینی ذبیحہ اور غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت کے شرعی حکم کی تفصیل کے لئے منسلکہ فتویٰ ۱۷۷۲/۱۰۰ ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والله سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

زبیر احمد عفی عنہ
زبیر احمد کراچوی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۳/۵/۱۴۳۷ھ
۲۲/۲/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴/۵/۱۴۳۷ھ
۲۳/۲/۲۰۱۶ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۱۳/۵/۱۴۳۷ھ

مفتی

الجواب صحیح
۱۴/۵/۱۴۳۷ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۳/۱۷۸۲
۱۵/۵/۱۴۳۷ھ
۲۳/۲/۲۰۱۶

الجواب صحیح
عبد المعز
۱۳/۵/۱۴۳۷ھ